© rasailojaraid.com

مرد دیکھا کرتا ہے (یعنی اس کو احتلام ہو) تو کیا کرے؟ آپ نے فرمایا غسل کرے۔ اس پر حضرت ام سلمہ نے عرض کیا "عورت کو بھی یہ معاملہ پیش آتا ہے؟" ان کا مطلب یہ تھا کہ کیا عورت کو بھی انزال اور احتلام ہوا کرتا ہے؟ حضورؐ نے جواب دیا:

نعم، فمن این یکون الشبہ، ان ماء الرجل غلیظ ابیض وماء المرأۃ رقیق اصفر فمن ایھما علا او سبق یکون منہ الشبہ۔

ہاں، ورنہ آخر بچہ ماں کے مشابہ کیسے ہو جاتا ہے؟ مرد کا پانی گاڑھا سپیدی مائل ہوتا ہے اور عورت کا پانی پتلا زردی مائل۔ پھر ان میں سے جو بھی غالب آ جاتا ہے یا جو بھی سبقت لے جاتا ہے بچہ اسی کے مشابہ ہوتا ہے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ ایک خاتون کے سوال پر حضرت عائشہ نے بھی اسی طرح کے تعجب کا اظہار کیا تھا اور اس پر حضورؐ نے فرمایا تھا:

وھل یکون الشَّبَہُ الا من قبل ذالک اذا علا ماءُھا ماءَ الرجل اشبہ الولد اخوالہٗ واذا علا ماء الرجل ماءھا اشبہ الولد اعمامہ

اور کیا بچے کا ماں کے مشابہ ہونا اس کے سوا کسی اور وجہ سے ہوتا ہے؟ جب عورت کا پانی مرد کے پانی پر غالب آ جاتا ہے تو بچہ اپنی ننھیال پر جاتا ہے اور جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب آتا ہے تو بچہ ددھیال پر جاتا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ ایک یہودی عالم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اولاد کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے جواب میں فرمایا:

ماء الرجل ابیض وماء المرأۃ اصفر فاذا اجتمعا فعلا منی الرجل منی المرأۃ اذکرا باذن اللہ واذا علا منی المرأۃ منی الرجل آنثا باذن اللہ۔

مرد کا پانی سفیدی مائل اور عورت کا پانی زردی مائل ہوتا ہے۔ جب یہ دونوں ملتے ہیں اور مرد کی منی عورت کی منی پر غالب آتی ہے تو اللہ کے حکم سے بیٹا ہوتا ہے اور جب عورت کی منی مرد کی منی پر غالب آتی ہے تو اللہ کے حکم سے لڑکی ہوتی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آپ نے خدا جانے کس لفظ کا مطلب یہ سمجھا کہ "اگر یہ مرکب مائل بہ سفیدی ہو تو بچہ پیدا ہوتا ہے ورنہ بچی"۔ اور یہ کس عبارت کا ترجمہ آپ نے فرمایا ہے کہ "اگر مجامعت کے وقت مرد کا انزال عورت سے پہلے ہو تو بچہ باپ پر جاتا ہے ورنہ ماں پر"؟ اصل مضمون جو ان احادیث میں بیان ہُوا ہے، اگر اُس کے خلاف علم و عقل کی کوئی شہادت موجود ہو تو ضرور پیش فرمائیں۔

(۹) اس معنی کی روایات بخاری کی کتاب الانبیاء، کتاب الاستیذان اور کتاب العقیقہ میں موجود ہیں۔ مگر ہر جگہ اختتن کے الفاظ ہیں جو صریح طور پر اس مفہوم کے محتمل ہیں کہ حضرت ابراہیم نے اپنے ختنے خود اپنے ہاتھ سے کر لیے۔ اور جبکہ یہ کام ایک شخص خود بھی کر سکتا ہے تو آخر کیوں یہ معنی لیے جائیں کہ ایک ۸۰ برس کی عمر کے شخص نے جراح کو بلا کر یہ کام کرایا ہو گا۔ پھر مسند ابی یعلیٰ کی روایت میں اس کی جو تفصیل آئی ہے وہ بالکل یہ بات واضح کر دیتی ہے کہ حضرت ابراہیم نے یہ کام خود کر لیا تھا۔ اس میں یہ بیان ہُوا ہے کہ حضرت ابراہیم کو جب اللہ کی طرف سے حکم ہُوا کہ ختنہ کرو تو انہوں نے قدوم (بڑھئی کے کام کا ایک آلہ) لیکر ختنہ کر لیا۔ اس سے ان کو سخت تکلیف ہوئی۔ اللہ کی طرف سے وحی آئی کہ ابراہیم تم نے جلدی کی۔ ورنہ ہم تمہیں خود اس کا آلہ بتا دیتے۔ انہوں نے عرض کیا اے رب، مَیں نے پسند نہ کیا کہ تیرے حکم کی تعمیل میں دیر کروں۔ (فتح الباری جلد ۶ ص ۲۴۵)

(۱۰) اس مضمون کی احادیث بخاری کتاب الانبیاء، کتاب الجہاد اور کتاب الأیمان والنذور میں موجود ہیں۔ ان مختلف احادیث میں سے کسی میں حضرت سلیمان کی بیویوں کی تعداد ۶۰، کسی میں ۷۰، کسی میں ۹۰، کسی میں ۹۹ اور کسی میں ۱۰۰ بیان کی گئی ہے اور سب کی سندیں مختلف ہیں۔ اتنی مختلف سندوں سے جو بات محدثین کو پہنچی ہو، اس کے متعلق یہ کہنا تو مشکل ہے کہ وہ بالکل ہی بے اصل ہو گی، لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کو سمجھنے میں حضرت ابوہریرہ سے کوئی غلطی ہوئی ہے، یا وہ پوری بات سن نہیں سکے ہونگے۔ ممکن ہے حضورؐ نے یہ فرمایا ہو کہ حضرت سلیمان کی بہت سی بیویاں تھیں جن کی تعداد یہودی ۶۰، ۷۰، ۹۰، ۹۹ اور ۱۰۰ تک

© rasailojaraid.com